بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور پاکستان

شنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ "
سہ ماہی ۶ "
ماہوار ۲½ "

فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

جلد ۲ | ۲۷ امان ۱۳۲۷ ہش | ۲۵ جمادی الاول ۱۳۶۷ھ | ۲۷ مارچ ۱۹۴۸ء | نمبر ۶۷

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۶ مارچ ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت نزلہ زکام اور درد نقرس کے باعث ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

چینی صدر کی درخواست پر سلامتی کونسل کا اجلاس پھر ملتوی ہو گیا۔

”اردو پاکستان کی ہی نہیں بلکہ ہندوستان کی زبان بھی بننے والی ہے“۔

حضرت امام جماعت احمدیہ کا پیغام

لاہور (اپنے نامہ نگار سے) ۲۶ مارچ

آج پنجاب یونیورسٹی اردو کانفرنس کے افتتاحیہ اجلاس میں امام جماعت احمدیہ حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد کا مندرجہ ذیل پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔

” ... میرے نزدیک اردو کی صحیح خدمت یہی ہے۔ کہ جس طرح وہ طبعی طور پر پہلے بڑھی تھی۔ اسے طبعی طور پر اب بھی بڑھنے دیا جائے۔ میرا یہ خیال ہے۔ اور مجھے خوشی ہوگی۔ اگر میرا یہ خیال غلط ہو۔ اردو میں عربی اور فارسی کے الفاظ زیادہ سے زیادہ داخل کرنے کی کوشش مسلمانوں کی طرف سے پہلے شروع ہوئی ہے۔ اور ہندوؤں میں بعد میں ردعمل پیدا ہوا۔ نتیجہ لکھنؤ تک کی مسلمانی اور ہندوانی اردو ایک نظر آتی ہے

(باقی صفحہ ۸ کالم اول پر)

برما میں پاکستان کا سفیر

ڈھاکہ ۲۶ مارچ ۔ معلوم ہوا ہے کہ بنگال کے سابق وزیر مسٹر محمد علی ایم ۔ ایل ۔ اے کو برما میں پاکستان کا سفیر مقرر کیا گیا ہے۔ آپ ۷ اپریل کو رنگون روانہ ہو جائینگے ۔ (ا ۔ پ)

اخبارات کتابیں کسٹم کی پابندیوں سے آزاد ہیں

کراچی ۲۶ مارچ ۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے ۔ کہ پاکستان سے ہندوستان اور ہندوستان سے پاکستان آنے والے رسالے کتابیں اور اخبارات پر کوئی پابندی نہیں ہو۔ ان چیزوں پر کسٹم ڈیوٹی کا کوئی اثر نہ پڑیگا (ا ۔ پ)

انجمن اقوام متحدہ کا وقار خاک میں ملتا جا رہا ہے

لیک سکسیس ۲۶ مارچ ۔ انجمن اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ٹری گوی نے کل یہاں ایک پریس نفرنس میں اس بات کا اعتراف کیا۔ کہ یہ حقیقت چھپائے نہیں چھپ سکتی ۔ کہ جمعیت اقوام کا وقار خاک میں ملتا جا رہا ہے۔ اور اس کی ذمہ داری اکابرین خمسہ پر عاید ہوتی ہے۔ بیان جاری رکھتے ہوئے آپ نے مزید کہا۔ کہ اس بین الاقوامی نظام کی بنیاد اس وحدت خیال پر رکھی گئی تھی۔ کہ اکابرین خمسہ باہم مل جل کر کام کر سکتے ہیں اب ان کا فرض ہے۔ کہ وہ باہم اشتراک و اتحاد سے مل جل کر کام کرنے کی کوئی صورت نکالیں۔ (رائیٹر)

سلامتی کونسل کا اجلاس پھر ملتوی کر دیا گیا

لیک سکسیس ۲۶ مارچ ۔ ہندوستان اور پاکستان کے مابین تنازعات کا معاملہ ۲۹ مارچ کو پھر سلامتی کونسل میں زیر بحث آنا تھا۔ لیکن کونسل کے صدر ٹی الیف سیانگ کی درخواست پر کونسل کا یہ متوقع اجلاس بھی ملتوی کر دیا گیا ہے۔ (رائیٹر)

تقسیم فلسطین پر نظر ثانی کیلئے جنرل اسمبلی کا اجلاس ناگزیر ہو گیا۔

لیک سکسیس ۲۶ مارچ ۔ سلامتی کونسل کے حلقوں کا خیال ہے کہ صدر ٹرومین کی طرف سے ٹرسٹی شپ کی حمایت نیز یہودیوں اور اعراب فلسطین سے صلح کی اپیل کی وجہ سے جنرل اسمبلی کے سپیشل اجلاس کا انعقاد ناگزیر ہو گیا ہے۔ یہ چہ میگوئیاں بھی ہو رہی ہیں۔ کہ جنرل اسمبلی تقسیم فلسطین کے سابقہ فیصلے کو اسی صورت میں بدل سکتی ہے۔ کہ امریکہ اقوام عالم کو یہ یقین دلائے۔ کہ بوقت ضرورت امریکہ ٹرسٹی شپ کے نفاذ کے لئے اپنی فوجیں فلسطین بھیجنے سے گریز نہیں کریگا۔ (رائیٹر)

پاکستان میں یہودی ہنسی خوشی آباد ہیں

یہودی ایجنسی کے بے بنیاد الزام کی تردید

لیک سکسیس ۲۶ مارچ ۔ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ پاکستان نے یہودی ایجنسی کے الزامات کا جواب دیتے ہوئے اقوام عالم کی اقتصادی اور سوشل کونسل پر واضح کیا ہے۔ کہ کراچی کے فرقہ بنی اسرائیل کے صدر مسٹر ریوبنس نے حال ہی میں ایک بیان دیتے ہوئے بتایا ہے۔ کہ پاکستان میں تمام یہودی ہنسی خوشی آباد ہیں۔ اور مسلمانوں سے ان کے تعلقات بہت دوستانہ ہیں۔ ڈاکٹر ریوبنس نے اپنے بیان میں مزید کہا ہے۔ کہ حکومت کی طرف سے کامل یقین دلا دینے کے بعد کہ اقلیتوں کے ساتھ کسی تفریق سے کام نہیں لیا جائے گا۔ کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ کہ یہودی پاکستان کو خیرباد کہہ کر ہندوستان کا رخ کریں۔ (رائیٹر)

پاکستان اسمبلی کی نشستوں کی تقسیم کا سوال

لاہور ۲۶ مارچ ۔ پاکستان کی دستور ساز اسمبلی کی نشستوں کا از سر نو انتظام کرنے کے لئے جو کمیٹی مقرر کی گئی ہے آج اس کی چوتھی میٹنگ منعقد ہوئی۔ راجہ غضنفر علی خان نے صدارت کے فرائض سر انجام دیئے ۔ خان افتخار حسین خان آف ممدوٹ حافظ عبد المجید چیف سیکرٹری حکومت مغربی پنجاب ۔ اور مسٹر ایم ایچ گزدر ایڈوائزر حکومت سندھ نے میٹنگ میں بیانات دیئے۔

تارکان وطن کے املاک کے متعلق مشترکہ پالیسی

لاہور ۲۶ مارچ ۔ تارکان وطن کے چھوڑے ہوئے املاک کے متعلق مشترکہ پالیسی وضع کرنے کے لئے ہندوستان اور پاکستان کی طرف سے ایک انٹر ڈومینین سب کمیٹی مقرر کی گئی تھی۔ لاہور میں تین دن کے مسلسل اجلاس کے بعد سب کمیٹی نے اس سلسلے میں باتفاق رائے بعض فیصلے کئے ہیں۔ اور قریباً تمام اہم معاملات پر سمجھوتہ ہو گیا ہے ۔ سکیم کا مسودہ بھی تیار کیا گیا ہے۔ جو دونوں حکومتوں کی ایک مشترکہ کانفرنس میں پیش کیا جائیگا۔ یہ کانفرنس عنقریب کراچی میں بلائی جائیگی (ا ۔ پ)

”ہمیں اپنے اوقات کو پوری طرح خدا تعالیٰ اور اسلام کی خدمت میں لگا دینا چاہئیے“

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت ۱۹۴۸ء کا افتتاحی اجلاس (حضرت امام جماعت احمدیہ)

لاہور ۲۶ مارچ ۔ آج بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت ۱۹۴۸ء کا پہلا اجلاس رتن باغ میں شروع ہوا۔ مشاورت میں شریک ہونے کے لئے پاکستان کے علاوہ ریاست حیدر آباد اور انڈین یونین کے مختلف علاقوں سے بھی احمدی باشندوں کے نمائندے تشریف لائے ہوئے تھے۔ وزیٹرز بھی خاصی تعداد میں موجود تھے۔ ٹھیک چار بجے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ تشریف لائے ۔ تلاوت قرآن مجید کے ساتھ کارروائی شروع ہوئی۔ سب سے پہلے دعا کی گئی۔ پھر حضرت امام جماعت احمدیہ نے نمائندگان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا (باقی صفحہ ۲ کالم ۳ پر)

پرنٹر پبلشر عبد الحمید بی ۔ اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر ۳۲ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل بی

پہلے فرانسیسی سفیر کی پاکستان میں آمد

کراچی ۲۶ مارچ۔ فرانسیسی سفیر برائے پاکستان ہز ایکسیلنسی ایم لیون کے مارشل کل رات گیارہ بجے بذریعہ ہوائی جہاز پیرس سے کراچی پہنچے۔ ایم لیون مارشل پاکستان میں فرانس کے پہلے سفیر ہیں۔ ہوائی اڈے پر حکومت پاکستان کی طرف سے وزارت خارجہ کے مسٹر اے۔ حلالی اور فرانسیسی مدار المہام ایم فوجیٹ نے آپ کا استقبال کیا۔ فرانسیسی قونصل خانہ کے دیگر افسران کے علاوہ قائداعظم کی طرف سے فلائٹ لفٹننٹ آفتاب بھی ہوائی اڈے پر موجود تھے۔ ایم لیون مارشل نے پاکستان پہنچنے پر خوشی کا اظہار کیا اور حاضرین سے مختصر سی گفتگو کے بعد پیلیس ہوٹل تشریف لے گئے۔ جہاں آپ عارضی طور پر قیام کریں گے۔

ایم لیون مارشل ۱۹۲۹ء میں فرانس کے محکمہ خارجہ میں شامل ہوئے اور اس وقت سے اب تک متعدد ممالک میں فرانس کی نمائندگی کر چکے ہیں۔ آپ چار سال ۱۹۳۶ء تا ۱۹۴۰ء مراقش میں بھی رہ چکے ہیں۔ سلطان مراقش آپ کے بہت مداح ہیں۔ (اے پی)

مغربی بنگال میں کمیونسٹ پارٹی کو خلاف قانون جماعت قرار دیدیا گیا

کلکتہ ۲۶ مارچ۔ مغربی بنگال کے کمیونسٹ ایم ایل اے۔ مسٹر باسو کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ بنگال کمیونسٹ پارٹی کے سابق سیکرٹری بھوانی سین کی گرفتاری بھی عمل میں لائی گئی ہے۔ نیز کمیونسٹ پارٹی کے صدر دفتر اور اس کی شاخوں پر پولیس نے قبضہ کر کے آج صبح کئی گھنٹے تک ان دفاتر کی تلاشی بھی لی۔ آج سہ پہر حکومت مغربی بنگال کی طرف سے ایک پریس بیان میں اعلان کیا گیا ہے کہ ۲۵ مارچ ۱۹۴۸ء سے حکومت مغربی بنگال نے انڈین کرمنل لاء (امینڈمنٹ) ایکٹ کی دفعہ ۱۶ کے ماتحت کمیونسٹ پارٹی اس کی شاخوں اور والنٹیر جماعتوں کو خلاف قانون قرار دیدیا ہے۔ اس حکم نامے کے جاری ہونے کے بعد آج صبح صوبہ کے بعض کمیونسٹ لیڈروں کی گرفتاریاں عمل میں لائی گئیں۔ اور ان کے دفاتر پر قبضہ کر کے ان پر مہریں لگا دی گئیں۔ خانہ تلاشیاں اور گرفتاریاں تاحال جاری ہیں"۔ (اے پی)

ٹرومین کی تقریر پر عرب لیگ کی نکتہ چینی

لیک سیکسس ۲۶ مارچ۔ نیویارک کی عرب لیگ نے مسٹر ٹرومین کی تقریر پر کڑی نکتہ چینی کی ہے اور کہا ہے کہ ان کی تجویز کا مقصد یہ ہے کہ یہودیوں کو جنگی تیاری کرنے اور فلسطین میں پاؤں سے جانے کا موقع مل جائے۔ (رائٹر)

—— قاہرہ ۲۶ مارچ حکومت مصر کی مفسدوں اور اشتراکی ایجنٹوں کی غیر مذہبی سرگرمیوں کے خلاف جدوجہد جاری ہے۔ کونسل آف اسٹیٹ نے اشتراکیوں کی مفسدانہ سرگرمیوں کے متعلق سزاؤں کے بل پر غور کر لیا ہے یہ بل کابینہ کے آئندہ اجلاس میں پیش کیا جائے گا (اسٹار)

یہودی ریاست کے قیام کا اعلان ایک خطرناک غلطی ہے

دنیائے عرب کو تہدید آمیز چیلنج

برطانوی افواج کے انخلاء کے بعد جنگ چھڑ جانے کا زبردست خطرہ

لنڈن ۲۵ مارچ۔ فلسطین کے متعلق جو بل ۱۵ مئی کو برطانوی انتداب کے خاتمہ کو آئینی شکل دے دیگا اس کے دارالامراء میں جلدی منظور ہو جانے کی توقع ہے۔ آج صبح یہ بل دارالعوام سے دارالامراء میں پیش ہوا ہے فلسطین خالی کرنے کے متعلق برطانوی عزم پر صرف دو گروہ معترض ہیں۔ اول اشتراکی اور دوسرے نیویارک کا صیہونی گروہ۔ برطانیہ میں مشکل ہی سے اس کے خلاف نکلے گا۔ ۱۶ مئی کو ایک یہودی ریاست کے قیام کا اعلان کرنے کے متعلق یہودی ایجنسی کے فیصلہ کو یہاں ایک غلطی تصور کیا جا رہا ہے۔ اخبار یارکشائر پوسٹ نے لکھا ہے۔ کہ اس کی وجہ سے یہودی آبادی کو برے نتائج برداشت کرنے پڑیں گے۔ کیونکہ یہ دنیائے عرب کو براہ راست ایک تہدید آمیز چیلنج ہوگا۔ اور اس کی وجہ سے ایک وسیع پیمانہ پر برطانیہ کے انخلاء کے مکمل ہوتے ہی جنگ شروع ہو جانے کا خطرہ پیدا ہو جائے گا۔

اسٹار کا سیاسی نامہ نگار رقمطراز ہے۔ کہ سیاسی طور پر ایک یہودی ریاست کا اعلان عملی حیثیت کا حامل نہیں ہوگا۔ کیونکہ اسے اقوام متحدہ کی منظوری حاصل نہیں ہوگی۔ اس لئے وہ اقوام متحدہ کی ممبر نہیں بن سکیگی۔ اور سوائے روس اور اس کی کٹھ پتلی حکومتوں کے کوئی ملک اسے تسلیم نہیں کریگا۔ حقیقتاً اس کی وجہ سے عرب حکومتوں کو مداخلت کرنے کا قانونی جواز مل جائے گا۔ کیونکہ اس کی وجہ سے یہودیوں کی پوزیشن ہو جائیگی۔ کہ وہ فتح کر کے قابض ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ (اسٹار)

"چٹاگانگ کو دنیا کی بہترین بندرگاہ بنا دیا جائیگا" قائداعظم

چٹاگانگ ۲۶ مارچ۔ قائداعظم محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان نے آج ایک سپاسنامے کا جواب دیتے ہوئے فرمایا۔ جن وجوہ کی بناء پر مسلمانوں نے ایک الگ وطن کا مطالبہ کیا تھا۔ ان میں سے ایک یہ بھی۔ کہ متحدہ ہندوستان میں مسلمان اپنی امنگوں کے مطابق ترقی نہیں کر سکتے تھے۔ ان کی انفرادی حیثیت کو ختم کرنے کی کوشش کی جا رہی تھی۔ اس کوشش کی ایک مثال چٹاگانگ کی بندرگاہ ہے۔ جو اب تک غفلت کا شکار بنی رہی ہے۔ قائداعظم نے فرمایا ہم چٹاگانگ کو بہت جلد دنیا کی ایک بہترین بندرگاہ بنا دیں گے۔ اس سلسلے میں کام شروع ہو چکا ہے۔ اور کافی کامیابی بھی ہو چکی ہے۔ قائداعظم بہت جلد چٹاگانگ سے واپس کراچی پہنچ جائیںگے۔ وہاں سے آپ ۱۱ اپریل کو صوبہ سرحد کے دورے پر تشریف لے جائیںگے۔ جو غالباً ایک ہفتہ تک جاری رہے گا۔ (اے پی)

امریکہ روس کے خلاف جنگ کرنے میں برطانیہ کو آگے رکھنا چاہتا ہے

اگر جنگ سر پر آ گئی تو شاہی خاندان کو اوٹاوہ میں پناہ لینی پڑیگی

برطانوی دارالعوام میں کمیونسٹ ممبر کا انتباہ

لنڈن ۲۶ مارچ۔ کل برطانوی دارالعوام میں مسٹر اٹیلی وزیر اعظم نے اعلان کیا۔ کہ تین ریٹائرڈ سول ملازمین پر مشتمل ایک مشاورتی کمیٹی مقرر کی گئی ہے۔ ہر ایک وہ سرکاری ملازم جسے کمیونسٹ یا فاسسٹ سرگرمیوں کی بناء پر معطل کیا گیا ہے۔ صفائی کے لئے اس کمیٹی کے سامنے اپنا کیس پیش کر سکیگا۔ کمیونسٹوں کے خلاف اقدامات کی ضرورت پر روشنی ڈالتے ہوئے مسٹر اٹیلی نے کہا کمیونسٹوں کا اثر دن بدن بڑھتا جا رہا ہے۔ اور بیرونی دنیا میں بھی ہم دیکھ چکے ہیں۔ کہ کس طرح ایک ایک کر کے کئی ملک کمیونزم کے زیر اثر آ چکے ہیں

کمیونسٹ ممبر مسٹر ولیم الیچر نے مسٹر اٹیلی کی تقریر کے خلاف شدید احتجاج کیا۔ اور کہا امریکہ روس کے خلاف جنگ کرنا چاہتا ہے۔ اس کی خواہش ہے کہ آنے والی جنگ میں برطانیہ کو بطور اڈے کے استعمال کیا جائے اگر ایسا ہوا تو حکومت ختم ہو جائیگی۔ شاہی خاندان کو اوٹاوہ میں پناہ لینی پڑے گی۔ اور لوگ تباہی کے مونہہ میں دھکیل دیئے جائیںگے۔ (رائٹر)

ایرانی اخبار نویس کراچی میں

کراچی ۲۶ مارچ۔ توقع ہے کہ یکم اپریل کو ۴ اخبار نویسوں کا ایک وفد ایران سے کراچی پہنچے گا۔ ان کی آمد کا مقصد پاکستان کی اقتصادی حالت کا جائزہ لینا ہے۔ خیال ہے کہ یہ وفد کراچی میں ایک عشرہ قیام کریگا اس دوران میں وہ پاکستان کے دیگر افسروں اور ممکن ہوا تو گورنر جنرل سے ملاقات کریگا۔ اس بات کا بھی امکان ہے۔ کہ وہ کشمیر جائیگا۔ (اسٹار)

بقیہ صفحہ اول

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت ۱۹۴۸ء کا افتتاحی اجلاس

نمائندگان کو یہ بات مدنظر رکھنی چاہیئے۔ کہ اب کام کا وقت ہے۔ باتوں کا وقت نہیں ہے۔ وہ زمانہ گزر چکا۔ جب ہم اپنا کچھ وقت باتوں میں بھی صرف کر دیا کرتے تھے۔ اب ہم میں سے وہی شخص جماعت کا ایک مفید جزو بن سکتا ہے۔ جو اپنے اوقات کو پوری طرح خدا تعالے اور اسلام کی خدمت میں لگا دیتا ہے۔ ہم میں سے جو لوگ اپنے اوقات کو اپنے نفس کے لئے خرچ کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں یاد رہے۔ کہ اب وہ دن آ رہے ہیں۔ جبکہ واقعات خود انہیں مجبور کر دیںگے کہ وہ جماعت سے الگ ہو جائیں۔ اور اپنی بدعملی کی وجہ سے جماعت کی بدنامی کا موجب نہ بنیں۔

اس مختصر تقریر کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ کی ہدایت پر نمائندگان نے ۳۱ اصحاب پر مشتمل ایک سب کمیٹی مقرر کی۔ تاکہ وہ صدر انجمن احمدیہ کے آئندہ سال کے بجٹ پر غور کرے۔ اور رپورٹ مرتب کر کے پیش کرے۔ اس سب کمیٹی کا اعلان کرتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ نے نمائندگان کو ہدایت فرمائی۔ کہ بجٹ کے سلسلہ میں وہ جو ترامیم پیش کرنا چاہتے ہوں وہ آج شام تک سب کمیٹی کو پہنچا دی جائیں۔ تاکہ سب کمیٹی ان پر بھی غور کرے۔ اور اس طرح وقت کی بچت ہو جائے مندرجہ ذیل اصحاب اس سب کمیٹی کے رکن مقرر ہوئے۔

(۱) خان بہادر چوہدری نعمت خان صاحب (صدر) (۲) خان صاحب راجہ علی محمد صاحب ناظر بیت المال (سکرٹری) (۳) چوہدری برکت علی خان صاحب وکیل المال تحریک جدید (۴) مولوی بہاء الحق صاحب ایم۔ اے (۵) شیخ عبدالباری صاحب نائب ناظر بیت المال (۶) مرزا عبدالغنی صاحب محاسب (۷) نواب اکبر یار جنگ صاحب (ریاست حیدر آباد) (۸) چوہدری بشیر احمد صاحب کراچی (۹) چوہدری انور احمد صاحب امیر جماعت کلکتہ (۱۰) بابو شمس الدین صاحب نائب امیر صوبہ سرحد (۱۱) چوہدری اللہ دتا صاحب سیالکوٹ (۱۲) مرزا محمد عبدالحق صاحب پلیڈر سرگودہا (۱۳) میر محمد بخش صاحب پلیڈر گوجرانوالہ (۱۴) شیخ عبدالحمید صاحب آڈیٹر لاہور (۱۵) چوہدری خورشید احمد صاحب رسالپور (۱۶) رانا فیض بخش صاحب مظفرگڑھ (۱۷) حبیب الرحمن صاحب منٹگمری (۱۸) شیخ محمد احمد صاحب وکیل لائل پور (۱۹) ڈاکٹر فرزند علی صاحب بہاولپور (۲۰) خان صاحب قاضی محمد رشید صاحب راولپنڈی (۲۱) محمد بشیر صاحب جھنگ مگھیانہ (۲۲) چوہدری غلام محمد صاحب ضلع سیالکوٹ (۲۳) چوہدری مہر خان صاحب آف کریام (۲۴) سید لال شاہ صاحب آنبہ ضلع شیخوپورہ (۲۵) قاضی عبدالرحمن صاحب جہلم (۲۶) چوہدری غلام نبی صاحب لائل پور (۲۷) چوہدری فتح خان صاحب سرگودہا (۲۸) میاں محمد ابراہیم صاحب ضلع گجرات (۲۹) چوہدری غلام سرور صاحب منٹگمری (۳۰) ملک عبدالرحمن صاحب خادم گجراتی (۳۱) ملک غلام محمد صاحب قصور۔ سب کمیٹی

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۷ مارچ ۱۹۴۸ء

رفیوجی کونسل

یہ امر نہایت ہی افسوسناک ہے کہ رفیوجی کونسل اور حکومت مغربی پنجاب میں جو اختلافات تھے انہوں نے ایسی صورت اختیار کر لی کہ وزیر اعظم مغربی پنجاب نے کونسل سے استعفا دیدیا ہے۔ اس کا اثر پناہ گیروں کی آبادکاری پر ضرور پڑے گا۔ اور مرکزی اور صوبائی دونوں حکومتوں کو اور بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ظاہر ہے کہ مرکز اور صوبوں میں ہر امر میں تعاون کی روح کی نہایت سخت ضرورت ہے تاکہ پاکستان کی نوزائیدہ مملکت کی ارتقائی منازل میں کم سے کم خراش رہ جائے یہ خراش اسی طرح کم کی جا سکتی ہے کہ نہ تو مرکز اپنے حدود سے آگے بڑھے اور نہ صوبے ہی اس خیال سے ہر امر میں مخالفت پر آمادہ ہو جائیں۔ کہ مرکز ان کے احاطہ اقتدار میں غیر مناسب تجاوز پر تلا ہوا ہے۔ دونوں کے لئے اپنے اپنے احاطہ اقتدار کے حدود کا تعین ضروری ہے

پناہ گیروں کے مسئلہ میں مرکزی کونسل کا بنیادی کام یہ تھا۔ کہ مغربی پنجاب سے جتنے فاضل پناہ گیر ہوں ان کو دوسرے صوبوں میں بسانے کی تجاویز سوچے۔ اور پھر ان صوبوں سے عمل کرائے چونکہ پناہ گیروں کا زیادہ سے زیادہ بار مغربی پنجاب کی حکومت ہی نے اٹھانا تھا۔ اس لئے اس کے کام کی زیادتی کی وجہ سے مرکزی کونسل اس حد تک ضرور دخل دے سکتی تھی اور دخل دینا چاہیئے تھا جہاں تک اس کا ہاتھ بٹانے کا تعلق تھا تاکہ اس پر بوجھ ہلکا ہو سکے

افسوس ہے کہ دونوں طرف بہت سی غلط فہمیاں پیدا ہو گئیں۔ اور تعاون سے کام نہیں ہو سکا اور اصل کام کو نظر انداز کر کے ذاتی رنجشوں تک نوبت پہنچ گئی ہے ہمیں امید ہے کہ دونوں فریق ان اختلافات کی خلیج کو جلد سے جلد پاٹنے کی کوشش کریں گے تاکہ پناہ گیروں کی آبادکاری میں مزید الجھنیں تو نہ پیدا ہوں اور ایسے فضول جھگڑوں سے ملک و قوم کو جو نقصان پہنچنے کا احتمال ہے وہ کم سے کم ہو جائے

قیدیوں کا تبادلہ

خبر ہے کہ دونوں حکومتوں میں سمجھوتہ کے مطابق یکم اپریل سے قیدیوں کا تبادلہ شروع ہو جائے گا بظاہر اس سمجھوتہ سے مشرقی اور مغربی پنجاب کے قیدیوں کا تبادلہ ہو گا۔ ریاستوں کے قیدیوں کے متعلق بعد میں فیصلہ کیا جائیگا۔ گذشتہ سمجھوتوں سے ہمارا تجربہ ہے کہ جب تک حکومتوں کے ماتحت افسر سمجھوتہ کو تکمیل تک پہنچانے میں دل سے کوشاں نہ ہوں ایسے سمجھوتوں کا زیادہ فائدہ نہیں ہوتا چھنی ہوئی عورتوں کی بازیابی کے متعلق جو سمجھوتہ ہوا تھا۔ اس کی تکمیل میں جو رکاوٹیں مشرقی پنجاب کے ماتحت افسروں نے پیدا کر رکھی ہیں ان کا ذکر اسمبلی میں بار بار آ چکا ہے۔ ان رکاوٹوں میں سے ایک بڑی اور نہایت اہم یہ ہے کہ ایسی عورتوں کو ریاستوں میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ ریاستوں اور خاص کر مشرقی پنجاب کی ریاستوں میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ ریاستوں اور خاص کر مشرقی پنجاب کی ریاستوں سے ان کا نکالنا آسان کام نہیں۔ ہمیں ڈر ہے کہ قیدیوں کے تبادلہ کے متعلق جو سمجھوتہ ہوا ہے۔ اس میں بھی یہی رکاوٹ پیدا ہو گی۔ خاص کر جب کہ ریاستوں کے قیدیوں کے متعلق ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوا ہماری حکومت کو چاہیئے کہ اس معاہدہ کی تکمیل کے لئے پوری ہوشیاری اور بیدار مغزی سے کام لے

ہوٹلوں میں کام کرنیوالوں کا مظاہرہ

مغربی تہذیب کی سب سے بڑی لعنت جو اسلامی ممالک میں بھی گھس آئی ہے۔ کھلم کھلا شراب نوشی ہے آج ان ممالک کے بازاروں میں جو اسلامی کہلاتے ہیں۔ آپ چلے جایئے تو آپ کو چپہ چپہ پر ہوٹل ملیں گے جو دراصل شراب نوشی کے اڈے ہیں۔ ہندوستان باوجود انگریزوں کے زیر اقتدار ہونے کے اس لعنت سے کسی حد تک مدت تک بچا رہا لیکن دس بیس سالوں سے یہاں بھی بڑے بڑے شہروں میں اس قسم کے ہوٹلوں کی بھرمار ہو گئی

اس بات کا اندازہ کہ یہاں بھی یہ مرض کسی حد تک پھیل چکا ہے اس مظاہرے سے ہو سکتا ہے جو گذشتہ جمعرات کے روز ہوٹلوں میں کام کرنے والوں کی یونین کے زیر اہتمام لاہور میں اسمبلی ہال کے سامنے کیا گیا۔ حکومت نے اعلان کیا تھا کہ ہوٹلوں وغیرہ پبلک جگہوں میں شراب نوشی ممنوع قرار دی گئی ہے اس پر ان ہوٹلوں میں کام کرنے والوں کو اپنے روزگار کی فکر پڑ گئی ہے جن کے ماسوا یہ تمام مظاہرین یقیناً مسلمان ہیں اور آج سے پہلے وہ شراب پلانے کے کام سے اپنی روزی کماتے رہے تھے۔ اس کے بند ہو جانے سے ان کی روزی پر اثر پڑے گا کیونکہ ان کی وہ قابلیت جو اس کام میں درکار ہے اور جو انہوں نے عمر بھر کے تجربہ کے بعد پیدا کی ہے بیکار ہو کر رہ جائیگی اور اس طرح ان کا ذریعہ معاش بند ہو جائیگا۔

اگر یہ مظاہرہ حقیقی ہے اور اس پردہ زنگاری کے پیچھے کوئی سیاسی ہاتھ نہیں ہے اور محض حکومت کی مشکلات میں اضافہ کرنے کی نیت سے نہیں کرایا گیا تو اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ پاکستان کے مسلمانوں میں بھی شراب نوشی کا مرض کس حد تک سرایت کر چکا ہے کیونکہ جب شراب پلانے والے اتنی بڑی تعداد میں یہاں پائے جاتے ہیں کہ وہ بغیر حکومت کی مدد کے ایسے ہوٹلوں میں یا کہیں اور اپنی روزی کا بندوبست نہیں کر سکتے اور ایک جلوس کی صورت میں مظاہرہ ترتیب دے سکتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ بازار بڑا پر رونق تھا۔ جس کے سرد پڑ جانے سے ایک اچھی خاصی تعداد کو بیکاری کا منہ دیکھنا پڑے گا۔

اُردو کی ترقی

آج کل لاہور میں یونیورسٹی کی طرف سے پہلی اُردو کانفرنس ہو رہی ہے جتنی کارروائی ہو چکی ہے۔ اس کی مختصر رپورٹ علیحدہ اس اشاعت میں شائع ہو رہی ہے ہم اس موقعہ پر اُردو کے ہمدردوں کی توجہ ایک بات کی خاص طور پر مبذول کرانا چاہتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں جیسا کہ محترم صدر کانفرنس نے اپنے فصیح و بلیغ خطبہ میں ارشاد فرمایا ہے "انگریزی تعلیم جدید خیالات اور نئی نئی آزادی نے ہندوؤں میں قومی احیاء کی تحریک پیدا کی جس کا مقصد ماضی کی شاندار قومیت کا خواب اور ویدک مذہب اور ویدک مذہب و ویدک کلچر اور سنسکرت زبان کا فروغ تھا" ہندوؤں کی مخالفت اردو کی بنیادی وجہ یہی بیدار ہی ہے لیکن ہندوؤں کو اس تعصب میں پختہ کرنے میں کچھ اس کا بھی دخل ہے کہ مسلمانوں نے اُردو کی حمایت ہر وقت اس انداز سے کی ہے کہ گویا یہ انہی کی مخصوص زبان ہے۔ اور دوسری قوموں کو اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

اس لحاظ سے کہ مسلمان اس ملک کے رہنے والے ہیں۔ اور اُردو نے یہیں پرورش پائی ہے واقعی یہ مسلمانوں کی قومی زبان ہے۔ لیکن جس طرح یہ مسلمانوں کی قومی زبان ہے اسی طرح ہندوؤں سکھوں۔ عیسائیوں وغیرہ کی بھی ہے۔

اُردو طبعًا پاکستان ہی کی نہیں۔ بلکہ ہند کی بھی لنگوا فرینکا بننے کی تمام خصوصیتیں اپنے اندر رکھتی ہے۔ لیکن یہ اس وقت کامیاب ہو سکتی ہے۔ جب ہم اس کو طبعی طور پر پھولنے پھلنے دیں اس پر کوئی خاص ایسا رنگ نہ چڑھائیں جس سے پاکستان اور ہند کے درمیان زبان کی خلیج حائل ہو جائے۔ اس کی پیدائش طبعی خیالات میں ہوئی۔ طبعی حالات ہی میں یہ پروان چڑھی اور انہی حالات میں یہ آئندہ بھی ترقی کی منزلیں طے کرے گی۔

رخصتوں کا ضرورت سے زیادہ فائدہ نہ اٹھایا جائے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۲۶ مارچ ۱۹۴۸ء کو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس کا خلاصہ درج ذیل ہے:—

آج میں جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ میں نے گذشتہ ایام میں اس بات پر غور کیا ہے کہ ہماری جماعت رخصتوں کا ضرورت سے زیادہ فائدہ اُٹھاتی ہے۔ اور چونکہ رخصتوں کا استعمال بڑھ رہا ہے۔ اسلئے آج کے خطبہ میں میں نمازوں کے جمع کرنے کے متعلق کہنا چاہتا ہوں۔ نمازوں کو حتی الامکان اپنے اوقات پر پڑھنا چاہیئے۔ نمازوں کے اوقات میں نمازیں اوّل وقت یا آخری وقت میں پڑھی جا سکتی ہیں۔ لیکن یونہی نمازوں کو جمع نہیں کرنا چاہیئے۔ عام طور پر سفر میں نمازیں جمع کی جاتی ہیں جس طرح سفر میں اگر ایک آدمی کو ناشتہ پیش کیا جائے۔ اور وہ اس لئے نہ کھائے کہ چونکہ سفر میں ناشتہ نہیں ملتا۔ اسلئے وہ نہیں کھاتا۔ یہ غلطی ہے اسی طرح سفر میں اگر نمازیں اپنے وقت پر پڑھنے کا موقعہ مل جائے۔ اور ان کو وقت پر نہ پڑھا جائے۔ اور جمع کر لیا جائے تو غلطی ہے۔ اگر ہم کو علیحدہ علیحدہ اپنے اپنے وقت پر نمازیں پڑھنے کا سفر میں موقعہ مل جاتا ہے۔ اگر ایک گاڑی کے ایک کمرہ میں بیٹھے ہوئے نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ یا گاڑی ایک سٹیشن پر گاڑی تبدیل کرنے کے لئے ٹھہرتی ہے اور اس وقفہ میں نماز پڑھی جا سکتی ہے تو اس وقت نمازوں کو جمع نہیں کرنا چاہیئے بلکہ وقت پر علیحدہ علیحدہ پڑھ لینا چاہیئے۔

رخصتیں ہماری کمزوریوں اور مشکلات کو مدنظر رکھ کر ہوتی ہیں۔ جس طرح بعض لوگ یہ کہتے ہیں غلطی پر ہیں کہ آج کل کا سفر سفر نہیں ہے کیونکہ ہر قسم کا آرام ہوتا ہے اور اس لئے سفر میں رخصتوں سے فائدہ نہیں اٹھانا چاہیئے اسی طرح یہ بھی غلط ہے۔ کہ سفر میں رخصتوں کا زیادہ فائدہ اٹھا کر نمازوں کو جمع کیا جائے

سفر میں نماز کو قصر کرنے کا حکم قرآن شریف میں ہے لیکن نمازوں کو سفر میں جمع کرنے کا حکم نہیں ہے۔ ہم کو اگر کوئی تخت سلیمان پر بٹھا کر لے جائے تو بھی ہم سفر میں نماز کو قصر کریں گے۔ کیونکہ یہ قرآن کریم کا حکم ہے۔ جس طرح یہ ضروری ہے۔ کہ حضر میں فرض پورے پڑھے جائیں۔ اسی طرح یہ بھی ضروری ہے۔ کہ سفر میں فرائض قصر کر کے پڑھے جائیں

تو پھر میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ نمازوں کو بجائے جمع کرنے کے اپنے اپنے وقت پر پڑھا کریں۔ کیونکہ اس سے چستی پیدا ہوتی ہے اجتماع کے وقت جمع جائز ہے۔ شریعت کے احکام پر زیادہ سے زیادہ عمل کر کے قربانی کرنے کا مادہ اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کریں:—

قادیان کے درویشوں کی زندگی

قادیان میں رہنے والے درویش خدا کے فضل سے بالکل خوش و خرم ہیں۔ انہیں اپنے خدا پر یقین ہے انہیں اس پر ایمان ہے کہ وہ وقت جلد آتا ہے جب کہ ان کا پیارا ان میں جلوہ گر ہوتا نہیں اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ان کے بچھڑے ہوئے بھائی ان کو پھر سے ضرور ملیں گے انہیں خدا کے کلام سے اطمینان ہے اُن کی طبیعت دنیا کے مال و متاع اور اس کی محبت سے سرد ہو چکی ہے وہ سب امور خدا کی رضا اور اس کی خوشنودی کے لئے سر انجام دیتے ہیں۔ وہ آپس میں نہایت محبت اور پیار سے رہتے ہیں کسی کو شکوہ کا موقعہ نہیں دیتے وہ ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی کا سلوک کرتے اور نیکیوں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ عبادت الٰہی میں غرق رہتے ہیں۔ ان کی راتیں اُن کے دن ہیں اُن کی عبادتیں اُن کی غذا ہیں۔ وہ ہر قسم کے تفکرات سے فارغ البال ہیں اسی دھن میں لگے رہتے ہیں کہ کسی نہ کسی طریق سے ان کا مولیٰ اُن سے خوش ہو جائے ہفتہ میں دو دن روزہ رکھتے ہیں۔ بقیہ ایام عبادت گذاری میں صرف کرتے ہیں یہ اپنی حکومت کے فرمانبردار اور اس کے خیر خواہ ہیں اپنے افسران امیران وغیرہ کی اطاعت کرتے اور اس کے فرمان کو خوشی سے بجا لاتے ہیں۔ ہیں سب غریب مگر دولت کی طرف نگاہ بھی اٹھا کر نہیں دیکھتے۔ اُن کے دل سیر ہیں اُن کی خواہشات نفس مر چکی ہیں۔ وہ اپنے مثیل آپ ہیں۔ ہر شخص میں نمایاں تبدیلی آئی ہوئی ہے۔ میں نے کئی مرتبہ بلکہ روزانہ ہی اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ کہ وہ اپنی نمازوں میں نہایت خشوع خضوع کے ساتھ منہمک ہوتے ہیں ہر طرف آہ و بکا کی آوازیں آتی ہیں یہ نظارہ دیکھ کر میری آنکھوں کے سامنے حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ اسوہ آ جاتا ہے کہ آپ نمازوں میں بڑی آہ و بکا کیا کرتے تھے۔ بلکہ آپ کے سینہ سے لیسمع ازیز کازیز المرجل دیگ کی طرح جوش مارنے کی طرح آوازیں آتی تھیں یہ خدا کا خاص فضل ہے۔ کہ ہمارے سارے درویش بھائیوں میں یہ تغیر ہے جن میں سے اکثر طبقہ نوجوانوں کا ہے مگر ان کے اعمال ان کی عبادت کے امور سب بوڑھوں اور عمر رسیدہ لوگوں کی طرح ہیں۔ خدا ان کے اخلاص میں برکت ڈالے اور ان پر اپنی رضا کے دروازے کھول دے کیونکہ یہی سب کی خواہش اور انتہائی آرزو ہے وہ سب اپنے خویش اقارب کو دین کے مقابل میں بالکل بھول چکے ہیں ان کے گھر کی نشانات کی خبر بھی اس مولا کے آستانہ پر جھکا دیتی ہے ہاں خود اس سے مدد کے طالب ہوتے ہیں

جمعہ کے دن صبح کی نماز کے بعد مقبرہ بہشتی میں سب کا مل کر جانا عجب نظارہ پیش کرتا ہے سب کے سب درویش دیوانہ وار مزار مبارک کے ارد گرد قطاروں میں کھڑے ہو جاتے ہیں اور بڑی محبت سے اپنے محترم امیر کی انتظار کرتے ہیں۔ آخر ایک دراز قد [illegible] صاحب لباس میں [illegible] بزرگ درویش [illegible] چادر [illegible] ساتھ اچھے گہرے تعلقات رکھتا ہے۔ سب کے دکھ درد میں برابر کا حصہ دار ہے [illegible] داخل ہو کر نہایت ادب و وقار کا مجسمہ مزار حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مشرق کی طرف مغربی جانب مزار کے کھڑا ہو جاتا ہے اور خاموشی سے اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھاتا ہے۔ بس سارے درویش اس کے نمونہ پر عمل کرتے ہیں۔ اور آن کی آن میں وہ محفل ایک دعا کا عالم بن جاتی ہے ہر درویش اپنے خدا سے سرگوشی کرتا ہے اور اپنا تمام دکھڑا اس کے سامنے رکھ دیتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کا پیارا مولیٰ اس کے قریب بیٹھا اس کی آواز سنتا ہے اور اس سے بہت کچھ مانگتا ہے۔ آخر ایک لمبی پُرکیف دعا کے بعد امیر محترم آمین کہتے ہیں۔ ایک، آدھ منٹ کے لئے سارے کے سارے درویش اپنی اپنی جگہ پر پُرنم آنکھوں کو پونچھتے اور اپنے گلے کو صاف کرتے ہیں۔ یوں معلوم دیتا کہ وہ عالم بالا سے واپس آکر ایک دوسرے کو از سرِ نو دیکھتے ہیں ....

یہ نظارہ بہت ہی دلفریب ہوتا ہے۔ میں اس پر جس قدر فخر کروں تھوڑا ہے اُسی نے یہ موقع دیا اُسی کا فضل ہے۔ میں کون تھا اور کیا تھا خدا نے خود میرا ہاتھ پکڑا اور میرے لئے سارے سامان کر دئے ؎

کیف الوصول الی مدارج شکرہ
نثنی علیہ ولیس حول ثناء

✤ ✤ ✤ ✤

اور بہت سے واقعات ہیں جن کو وقت کی قلت اور عدیم الفرصتی کے باعث قلمبند نہیں کر سکتا یہ سب حقیقت پر مبنی ہیں۔ کسی قسم کی لفاظی یا مبالغہ آمیز کلام نہیں۔ اسی پر اکتفا کرتے ہوئے دیگر حالات درج کرتا ہوں اسلئے سُنئے:۔

مجھے اپنا گھر لُٹا ہوا ملا۔ میری تمام کتب تمام گھر کا سامان ایک ایک کر کے غائب ہو چکا ہے۔ حتیٰ کہ وہ بستر جس میں مَیں اب سوتا ہوں۔ یہ بھی کسی کی عطاء ہے۔ مگر میرے دل پر اُس کا ذرا افسوس یا رنج نہیں میں نے سمجھا کہ یہ میرے قصور کی سزا ہے۔ میں نے اُسے بخوشی قبول کیا ہے۔ خدا نے کہا کہ اے میرے مولیٰ اگر اس میں تیری رضاء ہے تو بس میں اسی میں خوش ہوں تو مجھ سے خوش ہو جا اور میرے گناہ معاف کر کہ یہ جو نقصان مجھے پہنچا ہے یہ میرے ہی بداعمال کا نتیجہ ہے۔ میں خدا کا بڑا ہی احسان اور فضل و کرم سمجھتا ہوں کہ اُس نے مجھے اپنے فضل سے توبہ کا مقام دیا۔ پس میں نے کہا ؎

کبیر المعاصی عند عفوک تافہ
فما لک فی عبد الستم تردد ا

✤ ✤ ✤ ✤

بیت المال میں دو درویش رہتے ہیں جو مستقل خدام سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ دن رات اسی میں بسر کرتے ہیں نمازوں اور نماز عمل کے اوقات میں اپنا نمائندہ چھوڑ کر جاتے ہیں۔ بورڈنگ کا حال بہت خراب ہے دیواریں بوسیدگی کے باعث بارش کے صدمہ کی تاب نہیں لا سکیں اکمل صاحب کا مکان بھی اچھی حالت میں ہے۔ ان کے مکان میں بھی درویش دھونی رمائے قیام رکھتے ہیں۔ مسجد مبارک کا گیٹ بالکل محفوظ ہے۔

ہماری حدود مولوی عبد المغنی صاحب کے مکان سے لیکر اُسی قطار کے مکانات پل تک اور پھر وہاں سے چوک گلی جو تحریک جدید کے دفتر تک جاتی ہے اُس کے بائیں طرف کا حصہ پھر مسجد اقصیٰ سے لیکر مرزا گل محمد صاحب کا مکان اور مسجد فضل سے قریب کے مکانات سے لیکر ناصر آباد اور مسجد مبارک کا سارا حلقہ ہے اسی رقبہ میں ہم سب کو رہنے کی تلقین کی جاتی ہے۔ بغیر اجازت جناب ناظر صاحب امور عامہ کسی کو بازار میں جانے کی اجازت نہیں۔ ہر دم حالات کے مخدوش ہو جانے کا خطرہ رہتا ہے ضرورت پڑنے پر اجازت حاصل کر کے ہم بازار سے بھی کام کاج کر آتے ہیں۔ مگر تین چار افراد کی معیت میں۔

صدر انجمن احمدیہ قادیان کے اجلاس گاہے گاہے ہوتے ہیں۔ یہ عاجز بھی اس کا ممبر ہے مولوی شریف احمد صاحب اس مجلس کے سیکرٹری ہیں۔ باہمی محبت سے رہنے سے جنت کا نمونہ دکھائی دیتا ہے۔

(ایک درویش از قادیان)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام

اور

ایک اخبار کا افسوسناک رویہ

(از مکرم عبد الحمید صاحب آصف)

لاہور کے ایک روزانہ اخبار نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک الہام کو جو سلسلہ احمدیہ کے ایک شدید مخالف کے متعلق ہے۔ خواہ مخواہ حضور پر چسپاں کرنے کی کوشش کی ہے اور اس طرح پبلک کو غلط فہمی میں ڈالنا چاہا ہے۔

معاملہ یہ ہے کہ ۱۵ نومبر ۱۹۰۶ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مندرجہ ذیل دو الہام ایک ہی وقت میں ہوئے۔

۱۔ قادر ہے وہ بارگاہ جو ٹوٹا کام بنا دے
بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پاوے

۲۔ کمترین کا بیڑہ غرق ہو گیا

دوسرے الہام کے متعلق یہ الفاظ درج ہیں کہ "اس الہام کے متعلق حضور نے فرمایا کہ یہ کسی کے قول کی طرف اشارہ ہے۔ اور یا شاید کمترین سے مراد کوئی شدید مخالف ہے" (الحکم ۱۷ نومبر ۱۹۰۶ء اور تذکرہ صفحہ ۶۲۵)

مندرجہ بالا دونوں الہاموں میں سے پہلا الہام سیٹھ عبد الرحمٰن صاحب تاجر مدراس کے متعلق تھا جو حضور کے اول درجہ کے مخلص دوست تھے۔ وہ ان دنوں قادیان آئے ہوئے تھے۔ ان کے کاروبار میں کوئی تفرقہ اور پریشانی واقع ہو گئی تھی۔ انہوں نے دعا کے لئے درخواست کی۔ تب آپ کے متعلق حضرت مسیح موعود کو یہ الہام ہوا کہ ؎

قادر ہے وہ بارگاہ جو ٹوٹا کام بنا دے
بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پاوے

چنانچہ یہ الہام سیٹھ صاحب مذکور کو حضور نے سنا دیا اور اس الہام کے مطابق شروع میں تو ان کی تجارت چمک اٹھی۔ مگر پھر کچھ عرصہ کے بعد بنا بنایا کام ٹوٹ گیا (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۶۰ شائع شدہ سال ۱۹۰۷ء)

دوسرا الہام ایک شدید مخالف کے متعلق ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس الہام کے متعلق فرما بھی دیا ہے کہ یہ کسی کے قول کی طرف اشارہ ہے اور یا شاید کمترین سے مراد کوئی شدید مخالف ہے جس طرح سے پہلا الہام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر چسپاں نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ حضور نے خود فرمایا تھا کہ یہ سیٹھ عبد الرحمٰن صاحب مدراسی کے متعلق ہے اسی طرح دوسرا الہام بھی حضور پر چسپاں نہیں کیا جا سکتا بلکہ جیسا کہ حضور نے خود فرما دیا تھا۔ یہ الہام ایک شدید مخالف کے متعلق ہے۔

اس تصریح کے بعد اب کسی اخبار کا یہ لکھنا کہ "مرزائے قادیان کا یہ مشہور الہام ہے کہ کمترین کا بیڑہ غرق ہے۔ کیا قادیان کے چھوٹ جانے کی وجہ سے کمترین کا بیڑہ غرق نہیں ہوا" اور اس سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات لینا اوّل درجہ کی سینہ زوری اور دل دکھانے والی بات ہے

اس وسیع قومی مصیبت اور ابتلا کے وقت میں چاہیئے تو یہ تھا کہ تمام مسلمانوں کے فرقے سیاسی اور تمدنی امور میں باہم اتحاد اور یگانگت سے کام کرتے مگر افسوس ہے۔ کہ مسلمانوں میں سے ایک ایسا گروہ بھی ظاہر ہو رہا ہے جو ان پر آشوب ایام میں بھی تفرقہ اور انشقاق پیدا کرنے میں لذت محسوس کرتا ہے۔ اور اس کوشش میں حق و صداقت کا بھی خیال نہیں رکھتا خدا کرے کہ مسلمانوں کی آنکھیں کھل جائیں اور کم از کم موجودہ وقت میں ہی یہ لوگ دوسرے کے مذہبی بزرگوں اور پیشواؤں پر ذاتی حملے کرنے سے اجتناب کریں

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کریں:۔ ایڈیٹر

کیا ابلیس کا مُغویانہ وجود نظامِ رُوحانی کا حِصّہ ہے یا کہ ایک محض بعد کا حادثہ؟

علماء سلسلہ کو تحقیق کی دعوت

از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے آف قادیان حال رتن باغ لاہور

میری عادت ہے کہ بعض خاص خاص مسائل پر سلسلہ کے علماء کو تحقیق کی دعوت دیتا رہتا ہوں یہ مسائل ایسے ہوتے ہیں کہ جن میں میرے خیال میں عام لوگوں میں ایک غلط نظریہ قائم ہو چکا ہوتا ہے۔ یا کم از کم ان کے متعلق مزید تحقیق کی ضرورت ہوتی ہے۔ چنانچہ اس سے قبل میں مختلف اوقات میں مسئلہ رجم اور ایسے پوتے کے ورثہ کے متعلق جس کا باپ اس کے دادے کی زندگی میں فوت ہو چکا ہو۔ اور جمع بین الصلوٰتین کی صورت میں نماز کی ترتیب وغیرہ کے مسائل پر الفضل میں مختصر نوٹ شائع کرا کے علماء کرام کو تحقیق کی دعوت دے چکا ہوں۔ اور اس قسم کی دعوت میں میری غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ ایک تو مسئلہ زیر بحث صاف ہو جائے۔ اور دوسرے ہمارے علماء میں تحقیق اور اجتہاد کا مادہ ترقی کرے۔ اور وُہ محض مقلد بن کر نہ بیٹھے رہیں۔

اس وقت جس مسئلہ کی طرف میں اپنے اس مختصر مضمون میں توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ وُہ ابلیس کے وجود سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ تو اکثر دوست جانتے ہیں۔ اور کم از کم ہمارے سلسلہ کے لٹریچر میں یہ بات کافی طور پر شائع اور متعارف ہے۔ کہ ابلیس اور شیطان ایک دوسرے سے جُدا گانہ مفہوم رکھتے ہیں یعنی جہاں شیطان کا لفظ اپنے مفہوم میں بہت وسیع ہے۔ اور ہر گمراہ کرنے والی ہستی یا ضرررساں وجود یا تکلیف پہنچانے والی چیز پر بولا جاتا ہے وہاں ابلیس کا لفظ ایک خاص معین ہستی کے لئے مخصوص ہے۔ جو خُدا کی پیدا کی ہوئی مخفی ہستیوں میں سے ایک ہستی ہے۔ یعنی وہی جس کا ذکر حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر کے ساتھ شامل کرکے قرآن شریف میں بیان ہُوا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ گو خود ابلیس بھی ایک شیطان ہے بلکہ وُہ دوسرے شیطانوں کا سردار اور سرغنہ ہے مگر ہر شیطان ابلیس نہیں ہے۔ گویا منطقی اصطلاح میں ان دونوں ناموں میں عموم خصوص مطلق کی نسبت ہے یعنی یہ کہ ابلیس ضرور شیطان ہے مگر ہر شیطان ابلیس نہیں ہے

مگر اس جگہ جس مسئلہ کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں اور اپنے سلسلہ کے علماء کو اس بارہ میں تحقیق کی دعوت دیتا ہوں وُہ مخصوص طور پر ابلیس سے تعلق رکھتا ہے۔ اور وُہ یہ کہ کیا خدا تعالےٰ نے ابلیس کو اسی غرض و غایت کے ماتحت پیدا کیا ہے کہ وہ لوگوں کو گمراہ کرتا پھرے اور ان کے لئے دنیا میں ابتلاؤں کا سامان مہیا رکھے، یا یہ کہ وُہ اس غرض کے لئے پیدا نہیں کیا گیا۔ بلکہ بعد میں خود گمراہی اختیار کرکے ایک مُغوی وجود بن گیا ہے۔ عام عقیدہ یہ ہے جو بظاہر بعض بڑے بڑے بزرگوں اور محققوں کی طرف منسوب ہوتا ہے کہ جب اللہ تعالےٰ نے انسان کو دُنیا میں ایک مختار ہستی کے طور پر پیدا کیا۔ اور اس کو یہ اختیار دیا کہ چاہے تو ہدایت اور نیکی کا راستہ اختیار کرے اور چاہے تو بدی اور گمراہی کے رستہ پر پڑ جائے تو انسان کے اس فطری اختیار کے ساتھ ساتھ خدا تعالےٰ نے یہ نظام بھی دُنیا میں قائم کیا کہ ایک طرف فرشتوں کا وجود پیدا کرکے جو لوگوں کو ہدایت کی طرف کھینچنے والے ہیں اور ان کے دلوں میں نیکی کی تحریک کرتے رہتے ہیں۔ اور دوسری طرف اس نے ابلیس اور اس کے جنود کو مُغویانہ طاقتوں کے ساتھ پیدا کرکے لوگوں کے لئے ابتلاؤں کا سامان بھی مہیا کر دیا تاکہ ایک طرف نیکی کی کشش موجود رہے اور دوسری طرف بدی کی کشش بھی سامنے رہے۔ اور ان دو متضاد قسم کی کششوں کے اندر انسان خود اپنے اختیار سے نیکی اور بدی کا فیصلہ کرکے اپنا رستہ بنائے۔ تاکہ اگر وُہ نیکی کا رستہ اختیار کرے تو خدا کے انعاموں کا مستحق ہو۔ اور اگر بدی کے رستہ پر پڑ جائے تو سزا کا مستوجب ٹھہرے یہ وُہ نظریہ ہے جو عام طور پر ابلیس کے متعلق پایا جاتا ہے اور اسلام کے بعض بڑے بڑے بزرگ اس نظریہ کے قائل رہے ہیں اور اسے تقدیر خیر و شر کے نظام کا ایک ضروری حصہ سمجھتے رہے ہیں۔ اور بظاہر یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ یہ ایک معقول نظریہ ہے۔ جس کے بغیر انسان کا مختار ہونا باطل ہو جاتا ہے۔

مگر مجھے یہ اعتراف کرنا چاہیئے کہ ایک عرصہ سے میرے دل میں اس بظاہر معروف نظریہ کے متعلق شبہات پیدا ہو رہے تھے۔ اور خصوصاً جن ایام میں مَیں ترجمہ و تفسیر قرآن کریم انگریزی کے صیغہ میں کام کرتا تھا تو مجھے بعض قرآنی آیات کے مطالعہ نے بڑے زور کے ساتھ اس خیال کی طرف مائل کیا کہ غالباً یہ نظریہ درست نہیں ہے لیکن چونکہ اس قسم کے اہم مسائل میں معروف عقائد کے خلاف کوئی عقیدہ رکھنا یا اس کا اظہار کرنا سلامت روی کے خلاف ہے اور فتنہ کا موجب ہو سکتا ہے۔ اس لئے میں نے اپنا اس خیال کو کبھی ظاہر نہیں کیا۔ حتیٰ کہ تفسیر نویسی کے وقت بھی میں نے اس مضمون پر ایک لمبا نوٹ لکھ کر اسے بعد میں پھاڑ دیا اور اس بات کا انتظار رکھا کہ اس بارہ میں مزید غور کرکے اور علماء سلسلہ سے مشورہ کر کے پھر یہ مسئلہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے سامنے پیش کیا جائیگا۔ چنانچہ میرا یہ مختصر نوٹ اسی غرض سے ہے کہ تا میں اس سوال کو سلسلہ کے علماء کے سامنے لے آؤں اور پھر ان کی تحقیق اور اظہار رائے کے بعد اسے حضرت صاحب کے سامنے پیش کیا جائے۔

جو خیال میں نے اُوپر ظاہر کیا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ابلیس کا مُغویانہ وجود بذاتِ خود مقصود نہیں ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے اسے اس غرض و غایت کے ماتحت پیدا نہیں کیا کہ وُہ دُنیا میں لوگوں کی گمراہی کا سامان مہیا کرے بلکہ اس نے خود گمراہی اور بغاوت کے رستہ پر پڑ کر یہ وطیرہ اختیار کر لیا ہے۔ گویا میری موجودہ تحقیق میں ابلیس کا مُغوی ہونا نظامِ روحانی اور تقدیر خیر و شر کا ایک حصّہ نہیں ہے۔ بلکہ ایک بعد کا حادثہ ہے۔ جسے انگریزی محاورہ میں accident کہتے ہیں اور مختصر طور پر میرے اس خیال کے بعض دلائل یہ ہیں:-

(۱) اگر ابلیس کے متعلق یہ خیال کیا جائے کہ اس کے پیدا کرنے کی غرض و غایت ہی یہ ہے کہ وُہ لوگوں کو گمراہ کرے تو میری ناقص رائے میں اس سے اللہ تعالیٰ کی اعلیٰ اور ارفع صفات یعنی اسماءِ حسنیٰ پر یہ اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ گویا اس نے خود لوگوں کی گمراہی کا سامان پیدا کیا۔ انسان کو اپنی ذات میں صاحبِ اختیار بنانا کہ وُہ چاہے تو نیکی کا رستہ اختیار کرے اور چاہے تو بدی کا رستہ اختیار کرے ایک بالکل اور بات ہے۔ لیکن ایک خارجی ہستی کو خالصۃً مُغویانہ حیثیت میں اس غرض و غایت کے ساتھ پیدا کرنا کہ وُہ لوگوں کو گمراہ کرے بالکل اور چیز ہے۔ اور کم از کم میری طبیعت اس بات پر تسلّی نہیں پاتی کہ خدا جیسی رحیم اور کریم اور شفیق ہستی کی طرف اس خیال کو منسوب کیا جائے کہ اس نے ایک وجود محض اس غرض سے پیدا کیا کہ وُہ اس کی مخلوق کو گمراہ کرتا پھرے۔ پس قطع نظر اور دلیلوں کے خدا کی اعلیٰ اور ارفع صفات کی شان ہی اس خیال کو رد کرتی ہے کہ ابلیس کے مُغویانہ وجود کو اپنی ذات میں مقصود سمجھا جائے۔ بیشک انسانوں میں بھی بڑے بڑے مغوی لوگ گذرے ہیں۔ جس طرح کہ مثلاً حضرت ابراہیم کے زمانہ میں نمرود تھا۔ اور حضرت موسیٰ کے زمانہ میں فرعون و ہامان تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ابوجہل وغیرہ تھے۔ مگر یہ سب لوگ اپنی مغویانہ حیثیت میں ایک حادثہ (یعنی accident) تھے نہ کہ اسی حیثیت میں بذاتِ خود مقصود۔ تو کیوں نہ ابلیس کو بھی اسی رنگ کا ایک مغویانہ وجود خیال کیا جائے البتہ یہ فرق ضرور ہے۔ کہ یہ لوگ انسان تھے۔ اور اپنی محدود عمریں پا کر فنا ہو گئے۔ مگر ابلیس ایک مخفی قسم کا غیر انسانی وجود تھا۔ جس نے اپنی نوع کے مطابق لمبی مہلت پائی بہرحال میرے ذوق کے مطابق خدا تعالیٰ کی صفات کا مطالعہ ہی اس خیال کو رد کرتا ہے کہ گویا خُدا نے ابلیس کو اس غرض و غایت کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ کہ وہ انسانوں کو گمراہ کرتا پھرے۔ ہادیٔ اعظم بلکہ ہدایتِ مجسم کا وجود گمراہی کی مشینری کا خالق نہیں ہو سکتا۔ یہ دونو باتیں ایک دوسرے سے اتنی دُور ہیں جتنے کہ آگ اور پانی ایک دوسرے سے دُور ہیں۔

(۲) دوسری دلیل یہ ہے کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (سورہ ذاریات رکوع ۳) یعنی اَور میں نے جن و انس کو صرف اس غرض سے پیدا کیا ہے کہ وُہ میری عبادت کریں اور میرے عبد بن کر رہیں" گویا اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے تمام جن و انس کی پیدائش کی غرض و غایت واضح اور غیر مشکوک الفاظ میں عبودیت اور صرف عبودیت بیان کی ہے۔ اور دوسری طرف قرآن شریف ہی ابلیس کے متعلق یہ فرماتا ہے۔ کہ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ (سورۃ کہف رکوع ۷) یعنی "ابلیس جنّوں میں سے خُدا کی ایک مخلوق ہستی ہے جس نے خود خدا کی نافرمانی کرکے فسق کا طریق اختیار کیا" اب دیکھو کہ یہ کتنی واضح بات ہے کہ ایک طرف تو قرآن شریف یہ کہتا ہے کہ خُدا نے ہر جن و انس کو محض عبادت کی غرض سے پیدا کیا ہے اور دوسری طرف قرآن شریف یہ فرماتا ہے کہ ابلیس بھی خُدا کے پیدا کئے ہوئے جنّوں (یعنی مخفی مخلوق) میں سے ایک جن ہے۔ جس نے خود فسق کا طریق اختیار کرکے خُدا کے حکم سے روگردانی کی۔ تو ان دونوں آیتوں کے ہوتے ہوئے اس بات میں کیا شبہ رہ سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ابلیس کو مغویانہ غرض و غایت کے ماتحت نہیں پیدا کیا بلکہ اس کا مُغوی بننا خود اس کے اپنے فسق کا نتیجہ ہے اور دراصل غور سے دیکھا جائے تو یہ دلیل دو دلیلوں کا مجموعہ ہے اوّل یہ کہ جب ابلیس جنّوں میں سے ایک جنّ ہے اور خُدا فرماتا ہے کہ میں نے جنّوں کو بھی عبادت یعنی فرمانبرداری کے لئے پیدا کیا ہے تو پھر لازماً یہ ماننا پڑے گا کہ ابلیس بھی دراصل فرمانبرداری کے لئے پیدا کیا گیا تھا نہ کہ مغوی بننے کے لئے۔ دوم یہ کہ ابلیس کے متعلق خدا یہ الفاظ فرماتا ہے کہ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ یعنی "اس نے بعد میں خود فسق کا رستہ اختیار کرکے خُدا کی حکم عدولی کی"۔ اُوپر کی دونو آیتوں سے یہ دونو دلیلیں ایسے واضح طور پر مستنبط ہوتی ہیں کہ کسی شک و شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی واللہ اعلم۔ یہ سوال کہ جنّ سے کیا مراد ہے ایک جداگانہ بحث ہے جس کے متعلق اس جگہ کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

(۳) تیسری دلیل مجھے اپنے نظریہ کی تائید میں یہ نظر آتی ہے کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ حضرت آدم والے واقعہ کے تعلق میں ابلیس کو مخاطب کرکے فرماتا ہے کہ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ (سورۃ اعراف رکوع ۲) یعنی "اے ابلیس تجھے کس چیز نے اس بات سے روکا کہ تو آدم کے سامنے سجدہ کرے (یعنی آدم کی تائید میں اپنی طاقتوں کو لگائے) جبکہ میں نے خود تجھے اس کا حکم دیا تھا"۔ اس سے ظاہر ہے کہ خدا نے خود ابلیس کو آدم کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم دیا۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر خدا تعالےٰ نے ابلیس کو پیدا ہی اس غرض و غایت سے کیا تھا کہ وُہ لوگوں کو گمراہ کرتا پھرے اور ان کے لئے ابتلاؤں کا سامان مہیا کرے تو پھر اسے آدم کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم دینے کے کیا معنی؟ خُدا جیسی حکیم ہستی کسی وجود کو وُہ حکم نہیں دے سکتی جو اس کی پیدائش کی غرض و غایت کے خلاف ہے۔ مگر قرآن شریف صاف فرماتا ہے

کہ ابلیس کو سجدہ کا حکم دیا گیا۔ جس سے یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہو جاتی ہے کہ ابلیس کی پیدائش کی غرض و غایت یہ نہیں تھی کہ وہ لوگوں کے لئے گمراہی کے سامان مہیا کرے۔ ورنہ اُسے ہرگز ایسا حکم نہ دیا جاتا۔

(۴) چوتھی دلیل جو مجھے اس مسئلہ میں نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ (سورۃ ص رکوع ۵) یعنی قرآن فرماتا ہے کہ جب ابلیس نے سجدہ کے حکم سے انکار کیا (جیسا کہ ہر زمانہ میں ابلیس صفت لوگ خدا کے رسولوں کے سامنے جھکنے سے انکار کیا کرتے ہیں) اور غرور کے رنگ میں اس بات کا دعویٰ کیا کہ اب میں بھی تیرے بندوں کو گمراہ کرنے میں کچھ کمی نہیں کروں گا۔ تو خدا تعالےٰ نے اسے فرمایا۔ "تو پھر میری بھی ایک صاف صاف بات سُن لے۔ کہ اس صورت میں میں تجھے اور تیرے پیچھے چلنے والی ہستیوں کو جہنم کی آگ میں بھروں گا۔" ان الفاظ سے ثابت ہوتا ہے کہ ابلیس کا مُغوی ہونا اس کی پیدائش کی غرض اور اُسکی فطرت کا حصہ نہیں۔ بلکہ بعد کا اختیار کیا ہُوا طریق ہے ورنہ اسے جہنم کی سزا نہ دی جاتی ظاہر ہے کہ جب ایک ہستی کو پیدا ہی اس غرض سے کیا جاتا ہے کہ وہ لوگوں کو گمراہ کرتی پھرے۔ تو پھر اس کا یہ کام سزا کا مستوجب نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ تو اپنی پیدائش کی اس غرض و غایت کو پورا کر رہی ہے جو خود خدا نے اس کے لئے مقدر کی ہے تو اس صورت میں سزا کے کیا معنی؟ بیشک اگر کسی چیز کو اس رنگ میں آگ کے اندر ڈالا جائے کہ وہ فطری طور پر آگ کا ایندھن ہے جیسا کہ کوئلہ یا لکڑی وغیرہ کو آگ میں ڈالا جاتا ہے تو یہ اور بات ہے۔ مگر ایک ہستی کو سزا کے طریق پر آگ میں ڈالنا صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ اس نے خود اختیاری کے طریق پر جرم کا ارتکاب کیا ہو۔

اس کے علاوہ وہ میرے ذہن میں بعض اور متفرق دلائل بھی ہیں مگر میں اس جگہ اختصار کے خیال سے صرف انہیں چار دلیلوں پر اکتفا کرتا ہوں اور اپنے معزز علماء سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس بارہ میں مزید تحقیق کر کے اپنا خیال ظاہر فرمائیں تاکہ ہم ایک آخری نتیجہ پر پہنچنے کے لئے اس مسئلہ کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے سامنے پیش کر سکیں۔ خیال کیا جا سکتا ہے کہ یہ ایک محض علمی اور فلسفیانہ مسئلہ ہے۔ جس میں ہمیں بلا وجہ پڑنے کی ضرورت نہیں مگر حق یہ ہے کہ یہ ایک محض فلسفیانہ بحث نہیں ہے بلکہ ہماری زندگیوں اور ہمارے اعمال پر عملاً اثر ڈالنے والی چیز ہے ابھی چند دن ہی کی بات ہے کہ مجھے ایک نوجوان کے متعلق یہ رپورٹ پہنچی کہ اُس نے ایک مجلس میں اس قسم کی بات کہی کہ خدا نے بے شک فرشتے بھی پیدا کئے جو کہا جاتا ہے کہ ہمیں نیکیوں کی تحریک کرتے ہیں۔ اور اُس نے ہماری ہدایت کے لئے رسول بھی بھیجے اور اس نے شریعت بھی نازل کی مگر اس کے ساتھ یہ بھی تو ہے کہ اس نے ہمیں بہکانے اور گمراہ کرنے کے لئے ابلیس کا وجود بھی ہمارے ساتھ لگا رکھا ہے اور اس نوجوان نے یہ بات کہہ کر پھر اس خیال کا اضافہ کیا کہ اسکی مثال تو یوں ہے کہ ہمارا کوئی بزرگ ہماری بہتری کے لئے ہمیں کوئی نصیحت کرے اور پھر ہمارے پیچھے پیچھے ایک ایسا آدمی بھی اس نصیحت کے ساتھ بھجوا دے کہ تم اس کے پاس جا کر اسے میری نصیحت کے ماننے سے روکو اور کوشش کرو کہ وہ میرا حکم ٹال دے۔ یہ خیال اگر نوجوانوں میں پیدا ہونے لگے تو ظاہر ہے کہ ان کا خدا تعالےٰ کی صفات کے متعلق اور پھر اپنے اعمال کے متعلق کیا نظریہ ہو سکتا ہے۔ پس یہ ایک محض فلسفیانہ بحث نہیں بلکہ ہمارے اعمال پر براہ راست اثر ڈالنے والی چیز ہے۔

بالآخر میں یہ بات بھی ظاہر کر دینا چاہتا ہوں کہ اس مسئلہ میں سب سے بڑی روک میرے رستہ . . . . ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ نہایت درجہ دلکش اور لطیف مضمون رہا ہے۔ جو حضور نے غالباً آئینہ کمالات اسلام میں درج فرمایا ہے۔ جس میں حضور نے لکھا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے اپنی حکیمانہ قدرت کے ماتحت انسان کے لئے دُنیا میں ایک لمّہ خیر پیدا کیا ہے اور ایک لمّہ شر اور ان دونو بالمقابل طاقتوں کے سامنے رہتے ہوئے ہی انسان نیکی کا رستہ اختیار کر کے خُدا کے انعامات کا وارث بن سکتا ہے اس وقت حضور کا یہ مضمون میرے سامنے نہیں ہے مگر بہر حال حضور نے غالباً آئینہ کمالات اسلام میں لمّہ خیر اور لمّہ شر کی مفصل بحث درج کی ہے۔ اور یہ بحث مجھے ایک عرصہ تک اس مسئلہ میں مذبذب رکھتی رہی۔ لیکن بالآخر میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ لمّہ خیر (یعنی نیکی کی مَس یا نیکی کی کشش) اور لمّہ شر (یعنی بدی کی مَس یا بدی کی کشش) سے انسان کا نیکی اور بدی کے معاملہ میں صاحب اختیار ہونا بھی مُراد ہو سکتا ہے یعنی چونکہ خدا تعالیٰ نے انسان کو نیکی اور بدی کا رستہ اختیار کرنے کے معاملہ میں مختار بنایا ہے یعنی چاہے تو وہ نیکی کا رستہ اختیار کرے اور چاہے تو بدی کا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک انسان کا صاحب اختیار ہونا ہی اس کیلئے لمّہ خیر اور لمّہ شر ہے۔ لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے یہ مضمون اسوقت میرے سامنے نہیں ہے علماء کرام کو چاہیئے کہ اُسے بھی ضرور دیکھ لیں۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا واقعی یہی منشاء ہے کہ لمّہ شر سے ابلیس مُراد ہے اور یہ کہ ابلیس اسی غرض و غایت کے ماتحت پیدا کیا گیا تھا کہ انسانوں کے لئے ابتلاؤں کا سامان مہیا کرے تو پھر جو کچھ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے بہر حال وہی درست اور ٹھیک ہے اور ہمارے دلائل اور استدلالات کا طومار حضور کے ایک قول کے سامنے اسی طرح ہیچ ہے جس طرح ایک زندہ ہستی کے مقابل پر ایک مردہ کیڑا ہیچ ہوا کرتا ہے کیونکہ ہماری دلیلیں محض خیال آرائیاں ہیں۔ مگر حضور خدا کے رستہ کے سالک ہیں اور :-

"سالک بے خبر نبود ز راہ و رسمِ منزلہا"

خاکسار

مرزا بشیر احمد

آف قادیان حال رتن باغ لاہور

مورخہ ۲۵ مارچ ۱۹۴۸ء

آزاد فوجیوں اور ہندوستانی سپاہیوں میں متعدد جھڑپیں

جموں ۲۶ مارچ۔ حکومت ہندوستان کا ایک بیان مظہر ہے کہ جھانگر کے قریب شکست کھانے کے بعد حملہ آوروں نے ہندوستانی فوج کے پیش رو دستوں پر چڑھائی کی۔ بھاری نقصان کے ساتھ انہیں پیچھے ہٹا دیا گیا۔ تین سو حملہ آوروں نے اسی علاقے میں ایک اور مقام پر پیشقدمی کرنی چاہی۔ لیکن ہمارے توپخانے کی تاب نہ لا کر منتشر ہو گئے۔ ہمارے ہوائی دستے بدستور مصروف عمل ہیں۔ سکردو کے علاقے میں کوئی خاص قابل ذکر واقعہ پیش نہیں آیا۔ اے پ

گاندھی جی کی یاد میں سکول کا قیام

بنک کاک - ۲۶ مارچ۔ بنک کاک کے ہندوستانیوں نے گاندھی جی کی یاد میں ایک سکول قائم کرنے کے لئے ساڑھے سات لاکھ روپیہ جمع کرنیکا فیصلہ کیا ہے۔ چندہ جمع کرنے کے لئے ہندوستانی مدار المہام کی زیر صدارت ایک کمیٹی بنائی گئی ہے۔ ایک لاکھ ۷۵ ہزار روپیہ جمع ہو چکا ہے۔ ایک ولندیزی ماہر تعمیر نے جو گاندھی جی کا بہت مداح ہے۔ سکول کی عمارت کا نقشہ تیار کیا ہے۔ اور اجرت کے خیال سے بے نیاز ہو کر اپنی خدمات پیش کی ہیں۔ (ا۔ پ)

دہلی کے نواحی دیہات میں مسلمانوں کو دوبارہ بسانے کی مہم

نئی دہلی ۲۵ مارچ۔ گاندھی جی کی خواہش کے مطابق دہلی کے قریبی دیہات کے مسلم پناہ گزین جو فرقہ وارانہ فسادات کی وجہ سے یہاں آ گئے ہیں۔ اپنے اپنے گھروں کو واپس جائیں گے۔ حکومت ہند ان کو پوری پوری امداد دے رہی ہے۔ دہلی کی صوبائی کانگرس کمیٹی سے خاص طور پر اس قسم کے پناہ گزینوں کی فہرست تیار کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔ تاکہ محفوظ طور پر ان کی واپسی اور ان کو بحال کرنے کے سلسلہ میں ہر ممکن قدم اٹھائے جا سکیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس قسم کے پناہ گزینوں کی تعداد ایک ہزار کے قریب ہے۔

فلسطین کے متعلق ترکی عوام کی رائے

بغداد ۲۶ مارچ۔ الزہرہ میں عراق کے وزیر خارجہ عطا امین نے جو حال ہی میں یہاں پہنچے ہیں دستاویز کو بتایا کہ ترکی عوام کی رائے ترکی کے اخبارات سے ظاہر ہوتی ہے۔ جنہوں نے حال ہی میں فلسطینی عربوں کی پرجوش حمایت کی ہے۔

جب ان سے عرب لیگ کے متعلق ترکوں کے رویہ کے متعلق سوال کیا گیا تو عطا امین نے کہا کہ ”ترکی کا خیال ہے کہ لیگ کا قیام اتحاد اور تعاون کے سلسلہ میں عربوں کا سب سے بڑا اقدام ہے۔ اور عرب لیگ مشرق وسطیٰ کی خوشحالی اور تحفظ کے لئے کام کر رہی ہے“ (اسٹار)

سروالٹر مانکٹن واپس کراچی پہنچ گئے

کراچی ۲۶ مارچ۔ نظام حیدرآباد کے آئینی مشیر سر والٹر مانکٹن بمعہ لیڈی مانکٹن کے آج صبح لندن سے ۴ بذریعہ ہوائی جہاز کراچی پہنچے۔ آپ ہفتے کے روز ایک سپیشل ہوائی جہاز میں حیدرآباد روانہ ہو جائیں گے۔ (ا۔ پ)

عربوں اور یہودیوں میں تصادم

بیت المقدس ۲۶ مارچ۔ لیفٹیننٹ جنرل میکمیلن (فلسطین میں کمانڈر انچیف) اور غلوب پاشا (شرق اردن کے عرب دستہ کے برطانوی کمانڈر) نے کل بیت المقدس کے مضافات میں عربوں اور یہودیوں کے مابین ایک شدید جنگ کو رکوا دیا۔

یہودیوں کی ایک بکتر بند گاڑی غلہ کی ایک خراب شدہ گاڑی کو گھسیٹ کر لے جا رہی تھی کہ عربوں نے اس پر حملہ کر دیا۔ اور موٹر کے ٹائروں کے پرخچے اڑا دئے ہگانہ کے آدمیوں نے بکتر بند گاڑی میں سے عربوں پر برین۔ اسٹین اور ٹامی گنوں سے گولیاں چلانا شروع کیں۔

عرب موٹروں کی چھت پر چڑھ کر یہودیوں کی گولیوں سے محفوظ ہو گئے اور موٹروں کے سوراخوں میں بندوق کی نالی ڈال کر گولی چلانی شروع کر دی۔ موٹر کے اندر ۱۲ آدمی ہلاک ہو گئے اور ۷ مجروح ہوئے۔ جب کہ لیفٹیننٹ جنرل میکمیلن اور غلوب پاشا وہاں پہنچے انہوں نے ریڈیو کے ذریعہ پولیس سے جنگی امداد طلب کی اور عرب دستہ کے فوجیوں کے ہمراہ جنگ کے محاذ پر پہنچے۔ غلوب پاشا نے کمانڈر انچیف کی ترجمانی کرتے ہوئے کہا کہ لڑکو! تم نے ۱۱ یہودیوں کو مار ڈالا ہے۔ میں تم کو جنگ بند کرنے کا حکم دیتا ہوں“ جنگ بند ہو گئی پولیس بکتر بند گاڑیاں اور فوج لے جانے والی گاڑیاں وہاں پہنچ گئیں۔ مجروحین کو ہسپتال پہنچا دیا گیا۔ اور دونوں کمانڈر اپنے سفر پر روانہ ہو گئے۔ (اسٹار)

ریڈیو کے متعلق دلچسپ اعداد و شمار

جنیوا ۲۶ مارچ ”اطلاعات“ کے متعلق جو کانفرنس ہو رہی ہے۔ اس میں نمائندہ ملکوں کی صف میں ہند اور پاکستان بھی شامل ہیں۔ اس کانفرنس کے سامنے جو رپورٹ پیش کی گئی ہے۔ اس میں بیان کیا گیا ہے کہ اس وقت دنیا بھر میں ۱۴ ہزار نشر گاہیں ہیں۔ ریڈیو کی تعداد ۱۳ کروڑ بتائی گئی ہے اور سننے والوں کی تعداد کا اندازہ ۵۰ کروڑ ہے۔ امریکہ کے جن گھروں میں ریڈیو سٹ لگے ہوئے ہیں ان کی تعداد ۳ کروڑ ۷۰ لاکھ ہے۔ اس وقت لندن میں ٹیلیویژن رسیوروں کی تعداد ۲۸ ہزار ہے اور امریکہ کے شہروں میں ایک لاکھ ۸۱ ہزار۔ (اسٹار)

بلغاریہ کا رجحان روس کی طرف

لنڈن ۲۵ مارچ۔ لندن میں بلغاریہ کی حکومت کے پریس ڈیپارٹمنٹ نے بلغاریہ کی خارجی پالیسی کے متعلق ایک طویل بیان جاری کیا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ پالیسی کی پہلی بنیاد روس سے قریبی تعاون پر ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ بیان جان بوجھ کر صدر ٹرومین کی کانگرس میں تقریر اور مغربی میثاق کے دستخط ہونے کی وجہ سے جاری کیا گیا ہے (اسٹار)

انڈین یونین میں پناہ گزینوں کیلئے مراعات

نئی دہلی ۲۶ مارچ۔ مغربی پنجاب سے آئے ہوئے مرد پناہ گزینوں کو آسانی سے دوبارہ آباد کرنے کے خیال سے حکومت ہند نے ان کو صنعتی اور غیر صنعتی ٹریننگ دئے جانے کی اسکیم کی منظوری دے دی ہے۔

ان کے لئے بمبئی اور یوپی میں ۱۶ نئے مراکز اور کھولے جائیں گے ان میں سے ہر ایک میں تقریباً ۱۵۰ اشخاص ٹریننگ حاصل کر سکیں گے۔ ان لوگوں کا انتخاب انتخابی کمیٹی کرے گی اور ان لوگوں کو حسب معمول وظیفہ اور ورک شاپ۔ وردی۔ اور سفر کرنے کی مراعات بھی دی جائیں گی۔ (اسٹار)

روس کا عرب لیگ کیخلاف پراپیگنڈا

قاہرہ ۲۶ مارچ۔ اخبار ”المصری“ رقمطراز ہے کہ روسی ریڈیو نے اس کی تیسری سالگرہ کے موقعہ پر عرب لیگ پر سخت حملے کئے ہیں۔ اس حملہ میں عرب عوام کا عرب لیگ سے اعتماد اٹھانے کی کوشش کی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ عرب لیڈر برطانوی شہنشاہیت کی مدد سے عرب میں ایک انقلاب پیدا کرنے والے ہیں۔ ماسکو ریڈیو نے یہ بیان کرکے کہ عرب لیگ کے لیڈروں کا ایک حلقہ عظیم شام کی اسکیم کے لئے کوشاں ہے عرب لیگ میں پھوٹ ڈلوانے کی کوشش کی ہے۔ (اسٹار)

سندھ مسلم لیگ کی رکنیت اور انتخابات

کراچی - ۲۶ مارچ۔ سندھ مسلم لیگ کی طرف سے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ۱۲ اپریل کے دن منظم طور پر کوشش کی جائے گی۔ کہ لوگ زیادہ سے زیادہ تعداد میں لیگ کی رکنیت اختیار کریں پاکستان مسلم لیگ کی جملہ شاخوں کے عہدیداران کا انتخاب ۷ مئی کو ہونا قرار پایا ہے۔ سٹی اور ضلع مسلم لیگ کے عہدیداران کے انتخابات کے لئے ۷ جون کی تاریخ مقرر ہے۔ نیز پاکستان مسلم لیگ کی کونسل اور ورکنگ کمیٹی کے لئے سندھ کے نمائندوں کا انتخاب ۲۱ جون کو شروع ہوگا۔ (ا۔ پ)

مشرقی پنجاب کی وزارت میں تبدیلی کا امکان

جالندھر ۲۶ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ اپریل کے دوسرے ہفتے تک مشرقی پنجاب کی وزارت میں اہم تبدیلیاں واقع ہوں گی۔ لیکن ان تبدیلیوں سے مختلف گروپوں کے موجودہ تناسب میں کوئی اثر نہ پڑے گا۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر گوپی چند وزیر اعظم بذریعہ طیارہ نئی دہلی روانہ ہو گئے ہیں۔ تاکہ وزارت میں تبدیلیوں کے سلسلے میں نئی مرکزی حکومت سے مشورہ کر سکیں۔ امید کی جاتی ہے کہ مشرقی پنجاب کا مجوزہ دار الحکومت ۱۹۵۱ء تک مکمل ہو جائیگا۔

کپاس کی بین الاقوامی کانفرنس

قاہرہ ۲۶ مارچ کپاس کے متعلق ایک بین الاقوامی کانفرنس قاہرہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں وہ تمام ممالک حصہ لے رہے ہیں۔ جہاں کافی کپاس پیدا ہوتی ہے۔ پاکستان کی طرف سے ڈاکٹر نذیر احمد اور انوار اقبال قریشی شریک ہوں گے۔ اور کانفرنس کو بتائیں گے کہ پاکستان روئی کی پیداوار کو ترقی دینے کے لئے کیا کچھ کر رہا ہے۔

پاکستان اچھوتوں کی فلاح و بہبود میں گہری دلچسپی لے رہا ہے — اچھوت لیڈر کا بیان

لاہور ۲۶ مارچ اچھوت لیڈر بھگت درنی چند نے ایک بیان میں اعتراف کیا کہ حکومت پاکستان اچھوتوں کی فلاح و بہبود میں گہری دلچسپی لے رہی ہے۔ آپ نے تمام اچھوتوں سے اپیل کی کہ وہ متحد ہو جائیں۔ اور وفاداری کے ساتھ پاکستان کی خدمت کریں۔

جوٹ کے گودام میں آگ۔ لاکھوں روپے کا نقصان

جمالپور (مشرقی بنگال) ۲۶ مارچ جوٹ کے ایک گودام میں آگ لگ جانے سے کئی لاکھ روپے کا نقصان (؟) کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ شعلوں نے بہت جلد دس گوداموں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ ایک مربع میل تک آگ پھیل گئی فائر بریگیڈ پانچ دن تک آگ بجھاتے رہے۔ اگرچہ کوئی نقصان جانی نہیں ہوا۔ مگر بعض آگ بجھانے والے ملازمین اور افسر زخمی ہوئے ہیں۔ آگ لگنے کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔ (ا۔ پ)

بنگال کے ہنگامہ پسند سیاسی قلاباز اب صوبائی زبان کا نقاب اوڑھ کر نکلے ہیں۔ (نشتر)

اُردو کو خارج کرکے ہندوستان نے اپنے فرد جرم میں ایک اور جرم کا اضافہ کر لیا ہے (عبدالحق)

لاہور ــــ اپنے نامہ نگار سے ــــ ۲۶ مارچ

پنجاب یونیورسٹی اُردو کانفرنس کے افتتاحیہ اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے پاکستان کے رکن مواصلات سردار عبدالرب نشتر نے فرمایا کہ بنگال کے ہنگامہ پسند سیاسی قلاباز اب صوبائی زبان کا نقاب اوڑھ کر ہماری مخالفت کے لئے نکلے ہیں۔ حالانکہ اس مخالفت کے پس پردہ اُن کی اور اغراض ہیں جن کے حصول کیلئے یہ جدوجہد کی جا رہی ہے۔ آپ نے ان میں سے چوہدری فضل الحق کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ لیکن چوہدری فضل الحق جیسے سیاسی قلاباز بھلا کہاں چھپ سکتے ہیں۔ جناب نشتر نے کہا۔ یہ لوگ ہمارے مخالفوں کے ایجنٹ ہیں۔ اور یہ ہمارے ملک کی بدقسمتی ہے کہ اُس کے ابتدائی ایام ہی میں جب کہ اسکے استحکام کے لئے ہر ممکن جدوجہد کی ضرورت ہے۔ یہ لوگ اپنی ریشہ دوانیوں سے مخالفین پاکستان کے ارادوں کی تائید کر رہے ہیں۔ آنریبل سردار عبدالرب نشتر نے کہا۔ جہاں تک بنگالی، سندھی، پنجابی اور پشتو کا تعلق ہے وہ اپنے اپنے صوبے میں رائج رہنی چاہئیں لیکن جہاں تک کسی بین الصوبائی لینگوا فرینکا کا سوال ہے اُردو کے سوا کسی کو یہ رتبہ نہیں مل سکتا۔ اس لئے نہیں کہ اسکے بولنے والے پاکستان میں زیادہ ہیں بلکہ اس لئے کہ اس کو سمجھنے والے پاکستان میں زیادہ ہیں اور لینگوا فرینکا وہی زبان بن سکتی ہے جو بآسانی سمجھی جا سکے۔ اور زیادہ سمجھی اور بولی جائے۔ آپ نے کہا آج اُردو پر ہندوستان میں محض اس لئے تبر چلایا جا رہا ہے کہ کہیں پاکستان کی مُلکی زبان ترقی نہ کر جائے۔

سر عبدالقادر کا خطبۂ افتتاحیہ

تلاوت کلام پاک کے بعد سب سے پہلے سر عبدالقادر نے خطبہ افتتاحیہ میں فرمایا۔ ملک کی تقسیم سے جہاں اور صدمے پہنچے ہیں وہاں ہماری زبان بھی مجروح ہوئی ہے۔ اور آج ہم اس کی جراحت کے علاج کے لئے ہی جمع ہوئے ہیں۔ آپ نے کہا حکومت کو زبان کی اور زبان کو حکومت کی مدد کی ہر وقت ضرورت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے معزز مہمان سردار عبدالرب نشتر جو ہماری مرکزی حکومت کے رکن ہیں پروا نہ کرکے یہاں تشریف لائے ہیں۔ آپ نے آخر میں کہا کہ مجھے بابائے اُردو ڈاکٹر مولوی عبدالحق کا شکریہ بھی ادا کرنا ہے جس کی جواں ہمت نے اُردو کی حمایت میں اُردو کے مخالفوں سے ہر محاذ پر وہ جو کھیا لڑائی لڑی ہے کہ زبان سے بے اختیار تحسین و آفرین نکلتی ہے۔

خطبۂ استقبالیہ

شیخ صاحب کے بعد پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر عمر حیات ملک نے خطبہ استقبالیہ پڑھا آپ سے پہلے سید عابد علی عابد نے اکابر و مقتدرین پاکستان مثلاً آنریبل مسٹر فضل الرحمن صاحب وزیر تعلیم پاکستان، حضرت امام جماعت احمدیہ، سردار محمد ابراہیم صدر آزاد کشمیر کے پیغامات پڑھ کر سنائے۔

آپ کے بعد اس اجلاس کے صدر ڈاکٹر مولوی عبدالحق نے خطبۂ صدارت دیتے ہوئے فرمایا کسی قوم کو اگر علم سے محروم رکھنا مقصود ہو تو سہل طریقہ یہ ہے کہ اُسے غیر زبان کے ذریعے سے تعلیم دی جائے۔ ہمارے ملک میں بھی یہی ہوا۔ غیر زبان میں تعلیم دینے سے یہی نہیں ہوتا کہ ذہنی ترقی رک جاتی۔ جدت مفقود، قوت مشاہدہ کند ہو جاتا اور ذوق تحقیق پیدا نہیں ہونے پاتا۔ بلکہ اس کا اخلاق پر بھی بہت برا اثر پڑتا ہے۔ اس تعلیم کا بڑا وصف نقالی ہے جو بدترین بد اخلاقی ہے۔

آپ نے کہا مجھے افسوس ہے کہ ہندوستان نے ہندو مسلم تہذیب و اتحاد کی اس عظیم الشان یادگار کی قدر نہ کی۔ ہندوستان کا یہ شیوہ رہا ہے اُس نے بڑی بے دردی سے اسے نکالا۔ بدھ مت والوں کا اور اُن کی پالی زبان کا اُن کے ہاتھوں یہی انجام ہوا۔ ہندوستان شوق سے اُردو کو اپنی حدود سے خارج کر دے لیکن وہ اُن کے خارج کئے سے خارج نہیں ہو سکتی وہ زندہ رہے گی۔ ترقی کرے گی اور اوج کمال پر پہنچے گی۔ لیکن ہندوستان کے فرد جرم میں ایک جرم کا اور اضافہ ہو گیا ہے جسے وہ ہزار پردے ڈال کر بھی نہیں چھپا سکتا۔

اجلاس میں اُردو کے نہایت مقتدر ادیب اور شاعر موجود تھے۔ خواتین نے بھی کثیر تعداد میں حصہ لیا۔

یونیورسٹی اُردو کانفرنس

۲۷ مارچ کا پروگرام

۲۷ مارچ بوقت ۹½ بجے صبح یونیورسٹی ہال میں بڑا اجلاس ہوگا۔ اس میں قراردادیں اور تجاویز زیر بحث آئیں گی۔ اور اردو کے مختلف مسائل کے متعلق فیصلے کئے جائینگے۔ اس نشست کی صدارت پروفیسر بشیر احمد ہاشمی کرینگے۔ کانفرنس میں داخلہ مفت ہوگا۔

بقیہ صفحہ اول

امام جماعت احمدیہ کا پیغام

اسی طرح سرشار کی نثر مسلمانوں کی نثر سے مختلف نہیں۔ اگر ہم نے اپنے چار کروڑ مسلمانوں سے تعلق رکھنا ہے جو ہندوستان میں بستے ہیں تو ہمیں پاکستان میں اُردو کی رَو کو اسی طبعی رنگ پر چلنے دینا چاہیئے جس رنگ پر آج سے سو پچاس سال پہلے وہ چل رہی تھی۔

دوسرے میں سمجھتا ہوں کہ اگر اُردو کانفرنس دہلی اور اُس کے نواحی علاقوں کے اُجڑے ہوئے لوگوں کے لئے یہ تحریک بھی جاری کرے کہ اُنہیں ایک خاص علاقے میں بسا دیا جائے تاکہ اُردو زبان کے ساتھ پُرانی ہندوستانی اصلی تہذیب بھی اپنا علیحدہ جلوہ دکھاتی رہے تو اس سے اُردو کی بھی خدمت ہوگی، اور ہماری ایک پُرانی یادگار بھی تازہ رہ سکیگی۔ تھل پراجیکٹ میں اس کے لئے کافی گنجائش ہے۔

تیسرے میرے نزدیک اُردو کی یہ بہترین خدمت ہوگی کہ اگر ہم اسکے لئے پاکستان کی زبان بنائے جانے کا مطالبہ کریں۔ پاکستان کی زبان بننے کے بعد صوبوں کی زبان وہ آپ ہی آپ بن جائے گی۔ ہمیں ابھی صوبجات کے متعلق کوئی بحث نہیں چھیڑنی چاہیئے۔ وہ خود اپنی ضرورتوں کے مطابق اپنے لئے سکیمیں بنالیں گے۔ اور جب پاکستانی ذہنیت قائم ہو جائے گی اور جب پاکستانی وطنیت ایک جسم اختیار کرے گی تو صوبجات خود بدلے ہوئے حالات کے مطابق اپنے آپ کو ڈھال لیں گے۔ اُردو یقیناً پاکستان ہی کی نہیں ہندوستان کی زبان بھی بننے والی ہے۔ مگر ہمیں جلدی نہیں کرنی چاہیئے۔ اور اس خالص تہذیبی اور علمی سوال کو سیاسی سوال نہیں بنا دینا چاہیئے۔

اگر قلات پاکستان میں شامل نہ ہوا تو ریاستی مسلم لیگ نواب کی حکومت کا تختہ الٹ دیگی

کراچی ۲۶ مارچ۔ قلات کے پر اسرار حالات کو دیکھتے ہوئے سٹیٹس مسلم لیگ کے صدر منظر عالم نے ایک بیان میں قلات کو تنبیہ کی ہے کہ اگر قلات پاکستان میں شامل نہ ہوا تو ریاستی مسلم لیگ معاملات کو اپنے ہاتھ میں لے لیگی۔ ریاستی نظم و نسق کو معطل کر دینا مسلم لیگ کے لئے کوئی مشکل امر نہیں ہے۔ بیان کے دوران میں آپ نے نیشنل پارٹی کے پراپیگنڈہ کی حقیقت کو بے نقاب کرتے ہوئے بتایا کہ ان لوگوں کی جیبیں اغیار کے پیسوں سے گرم ہیں۔ نیز نواب قبائلی سرداروں کو بڑے بڑے وعدے دلا کر انہیں خریدنے کی کوشش میں مصروف ہے۔ آپ نے نواب آف قلات کو توجہ دلائی کہ وہ حقیقت سے منہ نہ پھیریں اور دوستی کے بڑھاتے ہوئے ہاتھ کی قدر کرتے ہوئے پاکستان میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کریں۔ آپ نے بیان کے آخر میں اس بات پر زور دیا کہ ہر چند مسلم لیگ معاملات کو نہایت پر امن طریق پر سلجھانا چاہتی ہے لیکن اگر عوام کی خواہشات کا خیال نہ کیا گیا تو یاد رہے ریاست کی مسلم لیگ حکومت کے تمام نظم و نسق کو معطل کرکے رکھ دے گی۔ (اپ)

نواب آف قلات کی پراسرار روش

کراچی ۲۶ مارچ۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ وزیر اعظم قلات کے مستعفی ہو جانے اور ایوان عام کے اجلاس کے غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی ہو جانے سے اس خیال کو تقویت پہنچتی ہے کہ نواب قلات کا رویہ پاکستان کے خلاف ہی ہوتا جا رہا ہے۔ وزیر اعظم راجہ محمد اسلم کے متعلق کون نہیں جانتا کہ وہ پاکستان کے ساتھ الحاق کے حق میں تھے۔ اور گذشتہ دو ماہ سے وہ اس کا اظہار بھی کرتے رہے تھے۔ اس نازک وقت میں ان کا مستعفی ہو جانا اس بات کی قطعی علامت ہے کہ نواب قلات تاحال الحاق کی طرف مائل نہیں ہیں۔ اُدھر قلات کی نیشنل پارٹی نے آجکل "آزاد بلوچستان" کے حق میں زبردست پراپیگنڈہ جاری کر رکھا ہے۔ نیز وہاں ان خیالات کو بھی ہوا دی جا رہی ہے کہ پاکستان میں رشوت ستانی اور شراب نوشی وغیرہ عام ہے۔ اسلئے پاکستان کی حکومت حقیقی معنوں میں اسلامی حکومت نہیں کہلا سکتی۔ اور اسلامی اخوت و ہمدردی کی حقدار نہیں ہے۔ سیاسی حلقوں کا بیان ہے کہ قبائلی سرداروں میں اس جھوٹے پراپیگنڈہ کو پھیلانے کے لئے ہی ایوان خاص کا اجلاس ملتوی کیا گیا ہے۔ (اپ)

آزاد فوجیں تمام محاذوں پر پیشقدمی کر رہی ہیں

تراڑکھیل ۲۶ مارچ۔ حکومت آزاد کشمیر کے فوجی ہیڈ کوارٹر کا ایک بیان مظہر ہے کہ اسوقت تمام محاذوں پر آزاد فوجیں پیشقدمی کر رہی ہیں۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کوئی خاص قابل ذکر واقعہ پیش نہیں آیا۔ ایک مقام پر فریقین کے گشتی دستوں میں جھڑپ ہوئی۔ مختصر سی آتشباری کے بعد دشمن بھاگنے پر مجبور ہو گیا۔ دشمن کی ہوائی سرگرمیاں بالکل سرد پڑ چکی ہیں۔ (اپ)

اعراب فلسطین ٹرسٹی شپ کے خلاف ہیں

قاہرہ ۲۶ مارچ۔ عرب منتظمہ اعلیٰ کے ترجمان نے بتایا کہ حاجی امین الحسینی مفتی یروشلم نے اعلان کر دیا ہے کہ فلسطین کے لئے ٹرسٹی شپ کی تجاویز عرب لوگ ہرگز قبول نہیں کریں گے۔ عرب لیگ پریس آفیسر نے کہا کہ عرب اپنی آزادی کیلئے جنگ جاری رکھیں گے (رائٹر)